"کتنا بدل چکا ہے ادب؟" کے موضوع پر ادبی کانفرنس اختتام پذیر

فیمینسٹ ادب کوئی الگ اکائی نہیں ہے: پربھا رائے، نسوانی ادب مرد مخالف نہیں بلکہ پدرسری نظام کو چیلنج دیتا ہے: مہوا ماجی، ہر ہاتھ میں ایک کتاب ہونی چاہیے: ممتا کالیہ

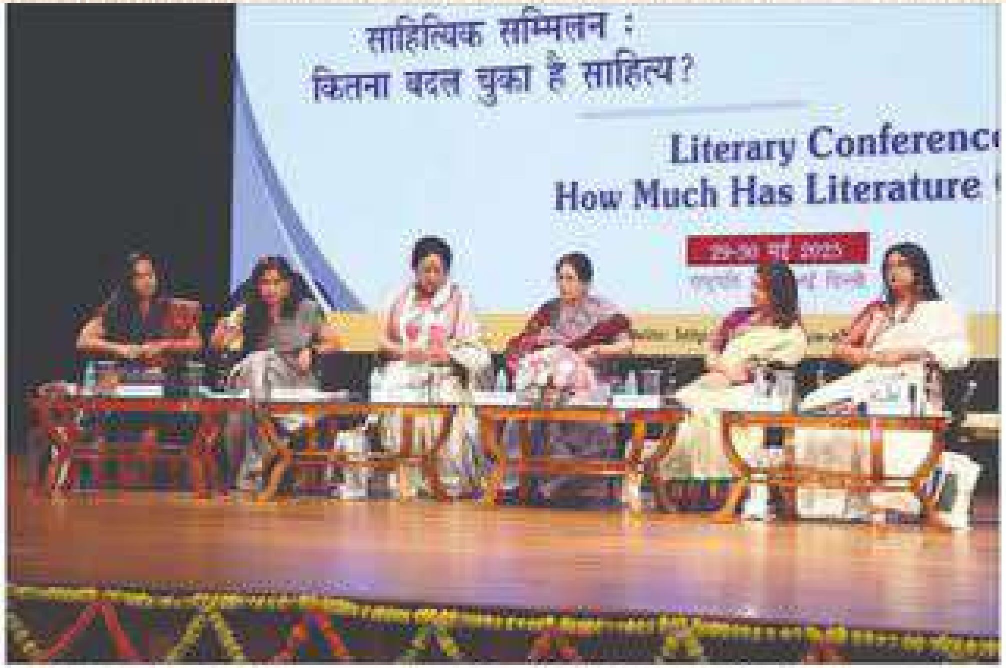

نئی دہلی: (پریس ریلیز)۔ ساہتیہ اکادمی اور راشٹریہ بھون کلچرل سنٹر کے اشتراک سے منعقدہ ادبی کانفرنس کے دوسرے دن "کتنا بدل گیا ادب؟" کے عنوان کے تحت آج تین اجلاس ہوئے۔ "بھارت کا نسوانی ادب: نئی جہتیں" کے موضوع پر اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اڑیہ افسانہ نگار محترمہ پربھا رائے نے کہا کہ خواتین کا تخلیقی اظہار ایک مخصوص آواز، وژن، اور زندگی کے تئیں ایک الگ نقطۂ نظر رکھتا ہے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ فیمینسٹ ادب کوئی علاحدہ اکائی نہیں بلکہ تخلیقیت کا ایک منفرد اظہار ہے۔ انھوں نے 15ویں صدی کے اڑیہ شاعر بلرام داس کی لکھی "لکشمی پران" کا ذکر کرتے ہوئے انھیں ہندوستان میں نسوانی ادب کا بنیادگزار قرار دیا۔ اس سیشن کی دیگر مقررین میں انامیکا، انوجا چندر موہن، مہوا ماجی، ندھی تلکھی، پریتی شینائے اور کئی منگ ہاؤنڈین شامل تھے۔

ہندی ادیبہ انامیکا نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارتی نسوانی ادب سرحدوں کو آگے بڑھا رہا ہے اور رشتوں کو ازسرنو دریافت کر رہا ہے۔ خاصی ادیبہ کئی منگ ہاؤنڈین نے ہندوستان میں تاریخی اور معاصر مسائل پر گفتگو کی جس میں تشکیل اور دور رس سیاق پر زور دیا گیا۔ ان کے تین بنیادی نکات تھے: کون بولتا ہے، کون سنتا، اور کس کی کہانیاں نسوانیت کو شکل دیتی ہیں۔ انگریزی ادیبہ انوجا چندر موہن نے کہا کہ فیمینسٹ ادب نے صدیوں پر محیط خاموشی اور سنسرشپ کو توڑ کر تخلیقی منظرنامے پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ بنگلہ ادیبہ اور رکن پارلیمان مہوا ماجی نے ہندی ادب میں خواتین کے اظہار پر بات اور تخلیقی رجحانات کا تجزیہ کرتے ہوئے نسوانیت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ انھوں نے کہا کہ خواتین کے مسائل پر گفتگو مرد مخالف نہیں ہے، بلکہ پدرسری اقدار کو چیلنج دیتی ہے۔ معروف میڈیا کار ندھی تلکھی نے کہا کہ ابتدا میں خواتین کے تحریری اظہار کو سماج نے حاشیے پر رکھا، لیکن وقت کے ساتھ اس کا دائرہ وسیع ہوا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مہادیوی ورما، امرتا پریتم، شیوانی اور کرشنا سوبتی جیسی سرکردہ ادیباؤں نے اس کی بنیاد رکھی۔ انگریزی ادیبہ پریتی شینائے نے کہا کہ خواتین تحریر کے ذریعے طاقت کو دوبارہ حاصل کرتی ہیں، ایک خاموش انقلاب کو جنم دیتی ہیں جو ہر لفظ اور ہر آواز کے ساتھ بڑھتا ہے۔ وہ چیلنج کرتی ہیں اور تبدیلی کو تحریک دیتی ہیں۔

"ادب میں تبدیلی بنام تبدیلی کا ادب" موضوع پر تیسرے اجلاس کی صدارت اکادمی کی نائب صدر کمد شرما نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ یہ اجلاس کانفرنس کے مرکزی موضوع پر مرکوز تھا جو ادب اور تبدیلی کے باہمی تعلق کو سمجھنے میں مددگار رہا۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی زبانوں کے ادب کے تراجم کے ذریعے ہمارے سامنے کئی اہم تبدیلیاں واضح ہوتی ہیں۔ اس اجلاس میں گریشور مشرا، ممتا کالیہ، رچی نارزاری، ریتا کوٹھاری، اور چندر مشرا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معروف ہندی دانشور گریشور مشرا نے کہا کہ ادب ہمیشہ اپنے عہد کی حقیقت کو اس کی تبدیلیوں کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ معروف ہندی ادیبہ ممتا کالیہ نے کہا کہ ہم عالمی اور تخلیقی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں کے گواہ ہیں، اور ان تبدیلیوں نے ادب کو گہرائی سے متاثر کیا ہے۔ چندر مشرا نے کہا کہ ادب میں جدیدیت کا سوال اکثر اس انداز میں اٹھایا جاتا ہے جیسے اگر کوئی تخلیق جدید نہیں تو وہ بے وقعت ہے۔ انگریزی ادیبہ رچی نارزاری نے کہا کہ ادب میں تبدیلی اور تبدیلی کا ادب، دونوں کو الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا، کیونکہ یہ ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور باہم مربوط ہیں۔ انگریزی ادیبہ ریتا کوٹھاری نے کہا کہ ادب ایک جدلیاتی رشتے میں لمحاتی اور لازمانی کو قید کرتا ہے، جو وقت میں گہرائی سے پیوست ہوتا ہے۔

"عالمی تناظر میں ہندوستانی ادب کی نئی جہتیں" موضوع پر چوتھے اجلاس کی صدارت پروفیسر موہن پانڈے نے کی۔ اس میں اڈیا پاٹکے، راکشانہ سنگھ، لکشمی پوری، نوتج سرنا اور سچیتا پرساد نے اپنے مقالات پیش کیے۔ پروفیسر موہن پانڈے نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ ہر نیا عہد ادبی تخلیق کے سامنے نئی تشکیل لاتا ہے۔ ایسا فرانسیسی انقلاب کے بعد ہوا اور 1917 میں روس میں اکتوبر انقلاب کے بعد بھی ہوا۔ انھوں نے مزید کہا کہ 21ویں صدی بھی نئی لہریں لا رہی ہے، خاص طور پر مصنوعی ذہانت سے جڑی الیکٹرانک انقلاب کے اثرات سے۔ اجلاس کے دیگر مقررین نے بالخصوص انگریزی ادب کے تناظر میں ہندوستانی ادب میں موضوع اور اسلوب کی ابھرتی ہوئی نئی رجحانات کی طرف اشارہ کیا۔ اجلاس کے خاتمے پر ساہتیہ اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نیواس راؤ نے خواتین کے ادب کو فروغ دینے اور ان کی آواز کو بلند کرنے کے عزم کو ظاہر کرتے ہوئے اس سے متعلق اکادمی کی منصوبہ بندی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں، دیوی اہلیا بائی ہولکر کی 300ویں جینتی کے موقع پر ہاشو پاٹھک اور پرگیہ شرما نے "اہلیا بائی کا تھا" کی ڈرامائی پیشکش کی۔ پروگرام میں متعدد دانشور، میڈیا کار اور ادب دوست شریک ہوئے۔